فری میسنری تنظیم۔ایک جائزہ

رضی الدین سید

ABSTRACT:

Freemasonry is a worldwide organisation disguised as humanitarian and welfare outfit. Covertly its aim is to promote Zionism and One-World Jewish Government, and to annihilate the Muslim and Christian communities. Ironically its membership is restricted to top level civil, industrial and military officials only. With their help, the Grand Lodges capture secret national information enabling them to bring radical revolutions of their choice. Many kings and queens of the past have been on their payrolls innocently or otherwise.

Revolutions In France, Spain and Turkey in the recent past were all the outcome of the Freemason efforts whose invisible executives had purchased local leaders from inside the concerned government and military.

Later in the 19th century, it also started functioning under the new banner and style of the "Knight Templers".

A strict oath of secrecy is obtained from its members. No membership is granted without this oath. Sex and pornography are the most lethal instruments that are used by the Freemasons to corrupt the youth and destroy their national and religious characters. Almost every country has its functional branches. In Pakistan too the Freemason Lodges had been working till the regime of Zfulfiqar Ali Bhutto but upon the intense pressure of the masses, Gen Ziaul Haq prohibited their continuity and the lodges were confiscated by the Government of Pakistan.

فری میسنری تنظیم، دنیا بھر میں جس کا بڑا چرچا ہے، اپنے وقت کی عالمی طاقت برطانیہ میں اس کا وجود سترھویں صدی کے وسط سے پایا جاتا ہے۔ دوسری طرف امریکا میں بھی اس کے لاجز امریکا کی آزادی کے بعد قائم کیے جاچکے تھے۔ تحریک آزادی کے امریکی رہنما بنجامن فرینکلین اس کے پہلے صدر یعنی گرانڈ کا ماسٹر قرار پائے تھے(۱)۔موجودہ دور میں اس کے دفاتر پاکستان اور سعودی عرب کو چھوڑ کر تقریباً ساری دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ اصطلاح میں ان دفاتر کو لاجز (Lodges)، جبکہ اس کے مرکزی صدر دفتر کو گرانڈ لاج (Grand Lodge) کہا جاتا ہے۔

بظاہر اس کا منشور فلاحِ انسانیت اور فروغ انسانیت ہے۔لیکن صدیوں کی تحقیقات کے بعد اب یہ بات کئی اطراف سے سامنے آچکی ہے کہ اس سادہ منشور کی آڑ میں فری میسنری دراصل خفیہ طور پر اصل ہیکلِ سلیمانی کی دوبارہ تعمیر، اور ساری دنیا کے لیے ایک عالمی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے۔اسی لیے فری میسنری کو ایک خفیہ صہیونی تنظیم گردانا جاتا ہے جس کی رکنیت عام افراد کے لیے نہیں بلکہ ممالک کے انتہائی اونچے طبقوں (سرکاری و فوجی افسروں، صنعتکاروں، اعلیٰ سیاسی

* ڈائریکٹر۔نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ، کراچی۔ برقی پتا: national.a.research@gmail.com
تاریخِ موصولہ: ۸/اگست ۲۰۱۲ء

عہدیداروں اور عدلیہ کے جج صاحبان) کے لیے وقف ہے۔کڑی رازداری اس کی بنیادی شرط ہے جس کے لیے یہ اپنے ممبران سے یہ خوفناک عہد لیتی ہے۔رازداری کے افشاء کی سزا اس کے ہاں صرف موت ہے۔ممبران سے لیے جانے والے مختلف درجات کے عہد ناموں کی چند جھلکیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) خدا کو حاضر ناظر جان کر عہد کرتا ہوں کہ میں فری میسنری کے رازوں کو کبھی ظاہر نہیں کروں گا، خواہ میرا گلا ہی کیوں نہ کاٹ دیا جائے، میری زبان گدّی ہی سے کیوں نہ کھینچ لی جائے، یا میرا جسم سمندر کی ریت ہی میں دفن کیوں نہ کر دیا جائے۔(۲)

۲) میں وعدہ کرتا ہوں، اور حلف اٹھاتا ہوں کہ اپنی کوتاہ اندیشی سے فری میسنری کے رازوں کو تحریر، طباعت، رنگ بھرنے، نشان لگانے، واضح کرنے، یا کندہ کرنے جیسی کوئی حرکت اس انداز میں نہیں کروں گا جس سے کسی لفظ، یا خط، یا کردار کا عکس جھلکے، یا کسی خصوصی شخص کی طرف اشارہ کرے۔(۳)

۳) کہلوایا جاتا ہے کہ ''اے مقدس وقدوس امرا، اگر تم اپنا حلف توڑتے ہو تو تمہارے جسم کو جنگی گھوڑوں کے ذریعے ٹکڑے کر دیا جائے گا اور راکھ میں تبدیل کر کے، چاروں سمتوں سے چلنے والی ہواؤں کے ذریعے ہر جگہ بکھیر دیا جائے گا''۔(۴)

۴) فری میسنری پر تحقیق کرنے والے تمام مفکرین اس بات پر متفق ہیں کہ اندرونی طور پر یہ صرف ایک یہودی تنظیم ہے کیونکہ اس کی رسومات اور علامات عام طور پر وہی ہیں جو یہودیوں کے پُراسرار علوم کی کتاب ''قبالہ'' میں درج ہیں۔اپنے تقویمی سال کو بھی فری میسنری کے ذمے داران عبرانی کیلنڈر کے مطابق رکھتے ہیں جبکہ اس کے مختلف لاجز میں مصر میں بنی اسرائیل کی صحرانوردی کے دوران لگائے گئے خیموں (Tabernacles) کی مانند ہی خیمہ لگایا جاتا ہے۔لازم کیا گیا ہے کہ ہر لاج میں ایک سیڑھی ضرور موجود رکھی جائے۔اس علامت کو انہوں نے تالمود کی کتاب ''زُہر'' سے لیا ہے جس میں میں کہا گیا ہے کہ ''سیڑھی سے ہیکل سلیمانی کا بڑا گہرا تعلق ہے''(۵)۔ فری میسن لاج دراصل ہیکلِ سلیمانی کا مماثل ہے(۶) جس کا رُخ ہیکل سلیمانی کی مانند مشرق ہی کی طرف ہوتا ہے۔ان کے ہاں کے لاجز کی خاص نشانیاں تین ہیں(۶)۔(اول) ایک آنکھ جو اہرامِ مصر کے اوپر دکھائی جاتی ہے جسے خدا کی آنکھ یا (All Seeing Eye) کہا جاتا ہے، (دوم) چھ کونوں والا داؤدی ستارہ (David Star) جسے اب ''خدائی آنکھ'' بھی قرار دیا جاتا ہے۔ان کی کتابیں بتاتی ہیں کہ اصلی ہیکل میں یہ خدائی آنکھ (چھ کونوں والا ستارہ ڈیوڈ اسٹار) ان کی کتابیں بتاتی ہیں کہ اصلی ہیکل میں یہ ''خدائی'' آنکھ ہر ستون اور ہر دیوار پر نصب ہوا کرتا تھا(۷)، اور ایک بڑا G جس کے بظاہر معنی (God) یا (Grand Architect of Universe) کائنات کا معمارِ اعظم کے لیے جاتے ہیں۔(۸)

معاشرے کے بااثر افراد کوفلاحِ انسانیت کے نام پر جمع کر کے اس تحریک کے منتظمین ان کے دلوں میں ایک طرف یہودیوں کے لیے نرم گوشہ پیدا کرتے ہیں اور دوسری جانب عیسائی و مسلم ممالک کو ہڑپ کر جانے کی خاطر سازشیں بھی پروان چڑھاتے ہیں۔ اپنے سازشی فلسفوں کے تحت اس کے ذمے داران اہم ترین حکومتی و سماجی شخصیات کو احساس دلاتے ہیں کہ حد سے زیادہ مذاہب کی پیروی کر کے انسان تعصبات اور انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ ''انسانیت'' کے دائرے میں داخل ہو کر وہ سب آپس میں بھائی بھائی بن جاتے ہیں۔ وہ ذہنوں میں بٹھاتے ہیں کہ اسی باعث دنیا کا سب سے عمدہ مذہب محض 'انسانیت' ہے۔ تاہم اس کے در پردہ خفیہ مقاصد سے عمومی طور پر اس کے اعلیٰ درجے کے تنظیمی ارکان کو بھی واقفیت حاصل نہیں ہو پاتی۔

''صحیح معنوں میں 'مذہب انسانیت' کی اصطلاح ایک دھوکا ہے، فری میسنری، ''تحریکِ انسانیت'' نہیں بلکہ ''تحریکِ ابلیسیت'' ہے جس کی آڑ میں 'ملحد۔ بے دین'، اور یہودی قوتیں، ہر شیطانی کام کو جائز قرار دے دیتی ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ انسانیت کی فلاح کے لیے کام کرتے ہیں اور مستحق افراد کو مالی امداد بھی دیتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مالی امداد وہ صرف یہودی اداروں اور یہودی مرد و خواتین ہی کو فراہم کرتے ہیں، جیوئش انسائیکلو پیڈیا وضاحت کرتا ہے کہ امداد صرف فری میسنری کے بیٹوں اور بیٹیوں ہی کو دی جائے گی۔(۹)

فری میسنری میں رکنیت کے تین درجے ہیں (i) تربیتی (ii) ساتھی (iii) ماسٹر۔ تاہم ماسٹر کا یہ آخری مقام کسی فرد کو بڑی محنت اور سخت آزمائش کے بعد ہی جا کر حاصل ہوتا ہے۔ اور اسی مقام پر پہنچ کر کسی رکن کو فری میسنری کے بعض اہم رازوں سے باخبر کیا جاتا ہے۔

تین صدیوں تک اس کے پسِ پردہ مقاصد سے عدم آگہی کے باعث ساری دنیا اس کے جال میں پھنستی رہی۔ اب تک تقریباً ہر مسلم و عیسائی ملک نے انہیں اپنے ہاں ''میسنری لاجز'' قائم کرنے کی کھلی اجازت دی ہوئی ہے۔ تاہم گذشتہ چار عشروں سے مسلم علما و دانشور اس تنظیم کے خفیہ فلسفوں سے آگاہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اسی لیے وہ اپنے اپنے ممالک سے اس تحریک کو یا تو نکال باہر کر رہے ہیں یا اپنی حکومتوں سے اسے ملک بدر کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

پاکستان میں بھی فری میسنری کا ایک بڑا لاج عرصہ دراز سے لاہور میں کام کر رہا تھا۔ تاہم ۱۹۶۸ء میں جماعت اسلامی کراچی کے ایک مرحوم دانشور مصباح الاسلام فاروقی نے انگریزی میں اس موضوع پر بہت چھان بین کر کے ایک اولین مستند کتاب بنام A Critical Study of Free Masonry لکھی اور اہلیان پاکستان کو پہلی بار تنظیم کی خباثتوں سے آگاہ کیا۔ قارئین کو انہوں نے آگاہ کیا کہ پاکستان کی بعض اہم ترین شخصیات بھی فری میسنری کی رکن بن چکی ہیں جبکہ خود فوج میں بھی اسکا اثر پھیل رہا ہے۔ اگرچہ کتاب تو اس وقت کے صدر ایوب خان نے ضبط کر لی تھی لیکن فری میسنری کے خلاف اہلیان وطن کی یہ تحریک بہرحال رُکے بغیر آگے بڑھتی رہی تا آنکہ مرحوم ضیاالحق نے ۱۹۸۳ میں فری میسنری پر مکمل

قانونی پابندی عائد کر کے اس کے گرانڈ لاج کو بحق سرکار ضبط کرلیا۔ بعد ازاں گرانڈ لاج نے بھی خود کو بے قصور ثابت کرنے کی خاطر عدلیہ اور صدرِ پاکستان کو چند گزارشات پیش کیں۔ان دستاویزات کی ایک تصویری جھلک مصنف بشیر احمد نے اپنی کتاب ''فری میسنری'' مطبوعہ راولپنڈی میں بھی پیش کی ہے۔(۱۰)

درمیان میں اس تنظیم نے پنجاب ہائی کورٹ سے فیصلہ تبدیل کروالیا لیکن عوام کے دباؤ پر صدر ضیاء الحق نے ۱۹۷۴ء میں اس تنظیم کو خلاف قانون قرار دے کر اس کا ''لاج'' باقاعدہ ضبط کرلیا۔ باور کیا جاتا ہے کہ پاکستان کے روٹری کلبس اور لائنز کلبس بھی اسی یہودی تحریک کی ذیلی شاخیں ہیں جو آج بھی پاکستان میں آزادنہ طور پر کام کررہی ہیں۔(۱۱)

حیرت انگیز طور پر اس تحریک میں اہم عیسائی شخصیات (صدور، وزرائے اعظم، اور بادشاہان) بھی شریک ہوتے رہے ہیں حالانکہ عیسائی سدا سے یہودیوں کے جانی دشمن بنے رہے ہیں۔ انگلینڈ کی ملکہ وکٹوریہ کے والد اور چچا بھی اس تحریک کے اہم ممبران رہے ہیں جبکہ موجودہ ملکہ برطانیہ کے دو بیٹے بھی فری میسن رکن ہیں۔حتیٰ کہ برطانوی وزیراعظم چرچل بھی اپنے زمانے میں فری میسنری رہ چکے ہیں۔جنگِ عظیم دوئم کو بھڑکانے میں اسی لئے انہوں نے اہم کردار بھی ادا کیا تھا۔مسلم زعما بھی اس تحریک میں مسلسل شامل ہوتے رہے ہیں۔لیکن یہ وہ لوگ ہیں اسلام سے جن کا تعلق محض برائے نام ہوتا ہے۔ بلکہ فی الاصل خود کو اسلام کا فرزند قرار دینے میں وہ کراہیت ہی محسوس کرتے ہیں۔ان مسلم حضرات کے نزدیک انسانیت اسلام سے بھی بڑھ کر اصل مذہب ہے۔

مختلف ممالک میں وہ کس طرح منفی سیاست کرتے اور وہاں ایک غیر عیسائی یا غیر اسلامی انقلاب کی پرورش کرتے ہیں، اس کی زندہ مثالیں فرانس اور ترکی ہیں۔

فرانس:

متفقہ طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ فرانسیسی حکمرانوں کے زوال میں فری میسنز نے نہایت اہم کردار ادا کیا تھا۔فرانس میں یہ انقلاب وہ ایک طرف اپنا من پسند نظام برپا کرنے کے لیے لانا چاہ رہے تھے اور دوسری جانب وہ وہاں کے بادشاہوں سے اپنے ان ساتھیوں کا انتقام بھی لینا چاہ رہے تھے۔جو بادشاہ کی جانب سے دی گئی پھانسی کی مختلف سزائیں بھگت رہے تھے۔۱۷۸۹ء میں ایک سرکاری دستے نے جب بادشاہ کے حکم پر فری میسنری رکن ''اُوسٹرو'' کو گرفتار کیا تھا تو جان بچانے کی خاطر اس نے وعدہ معاف گواہ بننا قبول کرلیا تھا اور انکشاف کیا تھا کہ فری میسنری پورے فرانس/ یورپ میں انقلاب برپا کرنے کی تیاری کررہی تھی۔

صورت حال یہ تھی کہ فرانسیسی قوم کے چاروں طرف خوف و دہشت کا ماحول پیدا کر دیا گیا تھا۔گھڑ سوار ایک شہر سے دوسرے شہر جا کر شہریوں کو یہ ''نوید'' سنا رہے تھے کہ شہر کی جانب ڈاکو بڑھ رہے ہیں۔اس لیے اب ہر شخص کو اسلحہ اٹھالینا چاہیے۔وہ اعلان کرتے تھے کہ بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ ہر جگہ آگ لگا دی جائے۔چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے ہر جگہ آگ اور

تباہی کے شعلے آسمان تک بلند ہونے لگے۔ پھر شہریوں نے خود ہی لوٹ مار بھی شروع کر دی۔ بلیڈ نما آلے اٹھائے ہوئے یہ مظاہرین دشمنوں کی گردنیں اڑانے کے لیے ہر طرف گھومنے پھرنے لگے۔ حال یہ ہو گیا تھا کہ ۱۷۹۳ء میں سارا فرانس خون میں نہا گیا تھا جبکہ صرف ایک شہر ہی میں پانچ سو بچے خون میں نہلا دیے گئے تھے۔ آخر کار انھوں نے وہاں اپنا مطلوبہ انقلاب برپا کروا کر ہی دم لیا۔(۱۲)

فرانس میں نپولین کے زوال پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک کینیڈین اعلیٰ بحری کمانڈر اپنی کتاب ''پانز ان دی گیم'' میں انکشاف کرتا ہے کہ 'الیومیناتی کا خفیہ شعبہء انقلاب جو 'کونٹی نینٹل فری میسنری' کے گرانڈ اور رینٹ لاجز کے اندر قائم تھا، ان افراد کا مجموعہ تھا جو عالمی انقلابی تحریک کے پس پردہ خفیہ قوت تھے۔ صہیونیوں کا انقلاب جب فرانس میں کامیاب ہو گیا تو مذکورہ گرانڈ اور رئینٹ کے گرانڈ ماسٹر (صدر) نے یہ چونکا دینے والا جملہ ادا کیا تھا کہ ''فرانسیسی میسنری کی بیٹی، (آج کی) جمہوریہ فرانس کے نام۔۔۔ جو (آنے والے) کل کے آفاقی میسنری کی بیٹی ہے۔(۱۳)

اسپین:

''ولیم گائی کار'' فری میسنری کے افراد پر تبصرہ کرتے ہوئے مزید لکھتا ہے کہ انقلابِ اسپین کے دوران میسنری افراد نے Militory Brotherly Union کے نام سے (فوج کے اندر ہی) ۱۹۲۵ء سے کام کرنا شروع کر دیا تھا جس میں فوج کے انتہائی اعلیٰ افسران شامل ہو چکے تھے۔ گائی کار لکھتا ہے کہ تیئس ڈویژنل جنرلوں میں سے اکیس جنرلز بذات خود میسنز' تھے جو گرانڈ اور رئینٹ لاج کے باقاعدہ حلف بردار تھے(۱۴)۔

بحری کمانڈر ولیم گائی کار مزید لکھتا ہے کہ ''الیومیناتی'' صرف ان میسنز کو اپنے اندر داخل کرتا ہے جنھوں نے خود کو بین الاقوامی طور پر منوا لیا ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ اپنی انقلابی و تخریبی کارروائیوں کو خفیہ رکھنے کی خاطر سازشیوں (فری میسنز) نے اپنے اوپر انسان دوستی اور عوامی فلاح و بہبود کی چادر اوڑھ لی ہے۔

ترکی:

معروف برطانوی مصنف برنارڈ لیوئس جنگِ عظیم دوئم کے بعد ترکی کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہے کہ ینی چری یعنی ''نوجوان ترک تنظیم (Young Turks) کی سرگرمیوں کے لئے فری میسنز لاجز عمدہ مراکز ثابت ہوتے تھے''۔ واضح رہے کہ یہ نوجوان ترک وہ لوگ تھے (بشمول کمال اتاترک) جو فری میسنری کی پشت پناہی کے باعث عثمانی سلطان کے مقابلے میں مدّ مقابل کھڑے ہو گئے تھے۔ یہ لوگ اسلام بیزار اور مغربی ذہن کے مالک تھے۔ ترکی میں میسنز کے زیر اہتمام نکلنے والے اس دور کے رسالوں میں مضامین تحریر کیے جاتے تھے کہ 'مدرسوں' اور مسجدوں کے میناروں کو ختم کیے بغیر انسان کا ضمیر آزاد نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہ مسجد سے بلند ہونے والی اذانیں مؤذن کی چیخ و پکار سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہیں اس لئے فری میسنز کا فرض ہے کہ وہ ان آوازوں کو دبا دیں(۱۵)۔ اُس وقت کا ترک خلیفہ 'سلطان

عبدالحمید' فری میسنز کی سرگرمیوں سے بہت خوفزدہ رہا کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے ان میسنز کو پابندی اختیار کرنے اور دائرہ قانون میں لانے کی بہت منظّم انداز میں کوشش بھی کی تھی۔ حیرت انگیز طور پر عبدالحمید سے پہلے کا سلطان مراد پنجم ایک فری میسنز رہ چکا تھا۔ (۱۶)

یہ بات بھی بہت واضح ہے کہ جدید ترکی کے بانی فرد مصطفیٰ کمال پاشا بھی ایک فری میسن تھے۔ (۱۷) اٹھارویں صدی کے بعد فری میسنز نے مختلف شکلیں اختیار کرنی شروع کر دیں۔ اس نے سیاسی اور فلسفیانہ تحریکوں سے وابستہ مختلف افراد کو بھی اپنی تنظیموں میں بھرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ حیرت انگیز طور پر وہ ویٹی کین کی مذہبی صفوں کے اندر بھی گھس گئے (۱۸)۔ اپنی عیاری وشیطانی حکمت سے فری میسنز نے عیسائی دنیا کے اُس طاقتور ادارے میں بھی فری میسنری نظریات کو داخل کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ دور میں پوپ نے یہودیوں پر سے حضرت عیسیٰؑ کے خون کا صدیوں پرانا الزام بھی سرکاری طور پر واپس لے لیا تھا۔ مسلمانوں سے مقابلے کے لئے پوپ آج انہی صہیونیوں کی پاسداری کرتے نظر آتے ہیں۔ اس کے برعکس ۱۷۳۸ء میں پوپ کلیمنٹ (پانچ) اور (چودہ) نے ان کی خباثتوں کو پہچان لیا تھا اور پاپائی فرمان جاری کیا تھا کہ کیتھولک چرچ اصرار کرتا ہے کہ میسنریوں کا دعویٰ اخلاقی وروحانی اخوت، چرچ کے اصول ہائے اخلاقیات کے لیے کھلا چیلنج ہے۔ فری میسنری کا یہ دعویٰ دراصل انسان کے انفرادی، سماجی و اخلاقی رویئے کے بالکل خلاف ہے۔ ان پاپائے اعظم نے کہا تھا کہ چرچ کو فری میسنری کے اصول انتہائی رازداری پر بھی سخت تشویش ہے (۱۹)۔ ایک اور نو مسلم مغربی دانشور احمد تھامسن رقم طراز ہیں کہ ''آج کے تمام کافرانہ یا دجاّلی نظام کے اعلیٰ طبقاتی حکمران کوئی اور نہیں، بلکہ اسی فری میسنری کے لوگ ہیں۔ تاہم ان کی خفیہ سرگرمیوں پر یہ کہہ کر پردہ ڈال دیا جاتا ہے کہ وہ تو محض انسانی بھائی چارے اور خدمت خلق کی عالمی تنظیم ہے۔ لیکن عالمی معاملات اور حکومتوں کی اندرونی سرگرمیوں کے بارے میں ان کا جو وسیع اور ہمہ گیر اثر ہے، عام آدمی کو بدقسمتی سے اس کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں ہے''۔ مصنف احمد تھامسن کے نزدیک فری میسنری کے لوگ آج کے دور میں حضرت موسیٰؑ کے دور کے وہ جادوگر ہیں جو ''جادو'' کے زور پر اپنے خفیہ مقاصد اس انداز سے حاصل کرتے ہیں جنہیں کوئی دماغ اور کوئی آنکھ آسانی سے محسوس نہیں کر سکتی۔ ''وہ جب چاہتے ہیں دنیا میں غیر محسوس انداز سے جنگوں کی آگ بھڑکا دیتے ہیں، اور جب چاہتے ہیں حکومتوں کے تختے الٹ دیتے ہیں۔ آنے والا دجال بھی اسی فری میسنری کے ذریعے دنیا کا نظام اپنے ہاتھوں میں لے لے گا''۔ احمد تھامسن کہتے ہیں کہ اگر فری میسنری کام نہ کر رہی ہوتی تو دجالی نظام اتنی تیزی کے ساتھ دنیا میں جڑیں نہ پکڑ سکتا (۲۰)۔ احمد تھامسن مزید وضاحت کرتے ہیں کہ دو بڑے عالمی مالیاتی ادارے ''آئی ایم ایف'' اور ''ورلڈ بینک'' دراصل فری میسنری ادارے ہی ہیں جن کا مقصد اقوام عالم کا مکمل مالیاتی قبضہ ہے۔ کوئی ملک اگر ایک دفعہ ان اداروں کا مقروض ہو جائے تو پھر اسے یہ ادارے ہدایات دیتے ہیں کہ ان قرضوں کو خرچ کس طرح

کرنا ہے۔فری میسنری کے قائم کردہ یہ دو بڑے بینک اوران کے علاوہ دیگر بڑے عالمی تجارتی بینک اپنے شکار ممالک کو اس کے باوجود قرضے دیتے رہتے ہیں کہ وہ ان قرضوں کو واپس کرنے کے قابل بھی نہیں رہ پاتے۔شرط بس یہی ہوتی ہے کہ قرضوں کا استعمال وہ انہی بینکوں کی ہدایت کے تحت کریں گے جس کے لیے منصوبے (پروجیکٹس) بھی انہی فری میسنری کے کارندے تیار کر کے دیتے ہیں۔تھامسن کہتے ہیں کہ مختلف ماتحت ممالک کو اپنی نو آبادی (Colony) بنانے کا یہ ایک بالکل جدید انداز (Neo Colonism) ہے۔نیز یہ کہ دنیا کی کافر ریاستوں میں آج جو لوگ حکومتوں کی باگ ڈور سنبھالے بیٹھے ہیں، یہ دراصل وہی لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں مالیاتی کافرانہ اداروں کے اختیارات ہیں۔یعنی دوسرے الفاظ میں وہ فری میسنری کے کارندے ہیں۔(۲۱)

اس مقصد کے لیے ممالک کے اندروہ بحران پیدا کرتے ہیں تاکہ کافر ممالک کی اشیائے صرف اوراسلحہ جات کی بیش ازبیش فروخت ممکن بنائی جائے اور ناقابل یقین منافع سمیٹا جاسکے۔منافع کے حصول اور مملکت پر قبضے کے لیے اسی باعث وہ ملکوں کو ادھار پر سامان سے بھرے جہاز بھی فروخت کرتے چلے جاتے ہیں۔(۲۲)

مصنف کہتے ہیں کہ آج کے کافرانہ یا دجالی نظام کا اعلیٰ ترین بااختیار طبقہ یہی فری میسنری والے لوگ ہیں جنہیں انسانیت کے خدمت گزار اداروں کے بھیس میں ایک نئے روپ میں لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔انہی کی سازشوں کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ وہ انسانوں کو بھی ایک خاص تناسب سے پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ دنیا کی آبادی صرف انہی کے اعداد وشمار کے مطابق زمین پر رہ بس سکے۔(۲۳)

عظیم روسی مصنف ''ٹالسٹائی'' کا شاہکار ناول War and Peace بھی دراصل فری میسن کی تحریک سے گُندھا ہوا ہے(۲۴) جبکہ واسکوڈے گاما کے بارے میں بھی فری میسنری ہونے کا شدید گمان پایا جاتا ہے۔(۲۵)

پاکستان کے ایک اور محقق بشیر احمد رقم طراز ہیں کہ ''جرمنی میں فری میسنری اور یہودیوں پر کاری ضرب لگانے والا شخص ہٹلر تھا۔اسی نے فری میسنری کو یہودیوں کا ایک اہم ہتھیار بتایا تھا اور اس پر پابندی عائد کی تھی''۔(۲۶)

ایک روسی ملکہ ''زارینہ کیتھرائن دوم'' جس نے Imposter کے نام سے ایک مزاحیہ ناول لکھا تھا جس میں اس نے فری میسنز ہی کا مذاق اڑایا تھا(۲۷)۔یاد رکھنا چاہیے کہ روس کے اشتراکی و بالشویکی انقلاب کے پیچھے بھی اسی فری میسن تحریک کا ہاتھ تھا۔واضح رہنا چاہئے کہ پورے روس میں فری میسن لاجوں کا جال بچھ گیا تھا۔

روس کے بادشاہ زار اور ملکہ کیتھرائن کی ہمدردی حاصل کرنے والا اوباش، عیاش و بدکردار معروف پادری ''راسپوٹین'' بھی دراصل اندر سے فری میسنری ہی کا گماشتہ تھا جس نے اپنی عیاری اور ابلیسیت سے پوری مملکتِ روس، اور خود بادشاہ پر بھی اپنا قبضہ جمالیا تھا۔وہ اشتراکی یہودیوں کو ہر اندرونی راز سے باخبر رکھتا تھا۔(۲۸)

فری میسنری کے حلف کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ مکمل ''میسن'' (معمار) کے درجے پر فائز کرتے ہوئے حلف

لیتے وقت اس کے ساتھ ایک پراسرار طریقہ اپنایا جاتا ہے۔یعنی مذکورہ شخص کو اول تو گھٹنوں کے اوپر تک چڑھا ہوا پاجامہ پہننے کو دیا جاتا ہے، پھر اس کی کمر کے گرد رسّہ ڈال کر اسے تین بل دیے جاتے ہیں۔اس حالت میں اس کی ایک ٹانگ اور سینہ برہنہ ہوتے ہیں جبکہ اس کے پیروں میں جوتے بھی نہیں رہنے دیئے جاتے۔مصباح الاسلام فارقی کی مذکورہ کتاب میں اسی قسم کے ایک معزز شخص کی تصویر بھی دی ہوئی ہے۔(۲۹)

فری میسنری تحریک کے بارے میں، (اسے تنظیم سے زیادہ ایک ''تحریک'' کہنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اپنے حتمی مقصد تعمیرِ ہیکل کے حصول کی خاطر اس کی نادیدہ سرگرمیاں ہر ملک میں سارے سال جاری رہتی ہیں۔ہمیں یہ بھی جاننا چاہیے کہ امریکہ کے جس اعلانِ آزادی کی بہت شہرت ہے، اور جس پر ۱۷۷۶ء میں ۵۶ نامور امریکی شخصیات نے متفقہ طور پر دستخط کیے تھے، ان میں سے نو افراد خود فری میسن تھے۔دوسری طرف امریکا کی سرکاری مہر (Grand Seal) کے پیچھے بھی ان کا صیہونی فلسفہ پنہاں تھا۔مطلب یہ ہے کہ مہر میں موجود عقاب دراصل یہودی قبائل میں سے کسی ایک کا اپنا قومی نشان ہے، جبکہ اس کے سر پر تیرہ ستارے اس انداز سے ترتیب دئے گئے ہیں کہ سلیقے سے ایک خط کے ذریعے اگر انہیں باہم منسلک کیا جائے تو وہ خود کو چھ کونوں والا ستارہ ''داؤدی'' David Star بنا لیتے ہیں۔نیز گرانڈ سیل میں پایا جانے والا اہرام بھی دراصل برباد شدہ پرانے ہیکل کی یاد دلاتا ہے۔

مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کی مستند انگریزی اردو لغت میں بھی فری میسنری کی وضاحت میں بتایا گیا ہے کہ تاریخی طور پر یہ ایک یہودی صیہونی تنظیم ہے جس کے ذریعے مختلف ممالک میں ایسے انقلابات پیدا کئے جاتے رہے ہیں جن سے استبدادی قوتوں کو فائدہ پہنچا ہے۔''اکسفورڈ پاکٹ انگلش ڈکشنری'' میں بھی اس کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے کہ 'بھائی چارے کی ایک ایسی تنظیم جس کی وسیع خفیہ مذہبی عبادات ہوتی ہیں'۔(۳۰)

ویب سائٹ سے حاصل شدہ معلومات:

انٹرنیٹ سے حاصل کردہ ایک علیحدہ مواد کے مطابق فری میسنری کی مزید تفصیلات حسب ذیل ہیں:(۳۱)

☆ امریکا کی آزادی کے بعد وہاں کی ہر ریاست میں آزاد 'یوایس گرانڈ لاجز' قائم ہونے شروع ہو گئے تھے۔

☆ بعض ممالک میں ان کے مرکزی دفاتر کے لئے گرانڈ لاج کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے جبکہ بعض دوسرے ممالک میں گرانڈ اورئینٹ استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ ہر میسن (رکنِ لاج) کو اپنے حدود ہی کی باقاعدہ ریگولر لاج میں آمد و رفت کی اجازت دی جاتی ہے۔بصورت دیگر Irregular لاج میں آمد و رفت سے اسکی رکنیت معطل بھی کی جاسکتی ہے۔

Irregular لاج وہ ہوتا ہے، گرانڈ اورئینٹ یا گرانڈ لاج جس کی باقاعدہ منظوری نہیں دیتی۔ہر مقامی لاج کے پاس اس کے اپنے وجود کا ایک باقاعدہ چارٹر یا فرمان ہونا لازم ہے ورنہ وہ لاج قرار نہیں پائے گا۔فری میسنری کی

عمارتوں کو بعض اوقات ''ہیکل'' کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے جبکہ شکوک وشبہات سے دور رکھنے کے لئے چند ممالک میں انہیں ہیکل کے بدلے ''ہال'' بھی کہا جاتا ہے۔

☆ گرانڈ لاج کے صدر کو اصطلاحاً ''Worshipfiul Master'' کہا جاتا ہے۔ لاجز میں ایک Tiler (ٹائل لگانے والا) بھی رکھا جاتا ہے جس کی ذمے داری لاج میں جاری اجلاس کے دوران لاج کے مختلف دروازوں کی نگہبانی ہوتی ہے۔

☆ ارکان کو اس بنیاد پر آگے ترقی (Degree) دی جاتی ہے کہ اس نے خود اپنی ذات کے بارے میں معلومات، دوسرے ارکان کے ساتھ تعلق، اور ہستیِ مطلق کے ساتھ رشتے کو کس حد تک اُستوار کیا ہے۔

☆ ہال میں سیاست و مذہب کے بارے میں گفتگو کی ممانعت ہے۔ ان کی اپنی تشریح کے مطابق خدا کو ایک ماننے والے اپنے ایمان پر، اور خدا کو تین ماننے والے اپنے ایمان پر رہ کر بھی ان کے رکن رہ سکتے ہیں۔ ''ہستیِ مطلق'' کے بارے میں ان کی اصطلاح ''معمارِ اعظم'' استعمال کی جاتی ہے۔

☆ اجلاس میں شرکت کے لیے ارکان مختلف اشاروں اور دستی علامات سے اپنی شناخت ظاہر کرتے ہیں۔ مقصد کسی غیر رکن کو اجلاس میں شرکت کرنے سے روک دینا ہوتا ہے۔ ان علامات کو کبھی کسی دوسرے پر ظاہر نہ کرنے کی خاطر ہر ایک رکن سے حلف رازداری لیا جاتا ہے۔

☆ لاجز کے دستور کے تحت یہ بات طے کردی گئی ہے کہ صرف مرد حضرات ہی اس کے رکن بن سکتے ہیں۔ تاہم تنظیم کے دیگر ذیلی اداروں میں خواتین کا داخلہ ممنوع نہیں ہے۔ اسی قسم کی ایک تنظیم کا نام DAUGHTER OF THE NILE ہے۔

☆ ۱۹۱۷ کے ایک پاپائی فرمان نے واضح طور پر اعلان کردیا تھا کہ فری میسنری میں شامل ہونے والے عیسائیوں کو مذہب سے خارج کردیا جائے گا۔

☆ تحریک فلسطین ''حماس'' نے اعلان کیا ہے کہ Rotary اور اسی جیسے دوسرے گروپ بھی دراصل فری میسنری ادارے ہیں۔

☆ پاکستان میں سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے ۱۹۷۲ میں فری میسنری کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام اثاثے ودفاتر کو بحق سرکار ضبط کرلیا تھا۔

☆ عراق میں صدام حسین نے اپنے دور میں صیہونی اصولوں اور فری میسنری کے فروغ کے لئے کام کرنے والوں کے خلاف موت کی سزائیں نافذ کی تھیں۔

☆ باہمی شناخت کی خاطر فری میسنری اپنے کوٹ پر Forget Me Not والے نیلے پھول کے بیج لگاتے ہیں تاکہ ہٹلر کے

ہاتھوں پہنچنے والے دکھ پر قوم کو باخبر رکھ سکیں۔

☆ ''ماسٹر میسن'' کسی لاج کی سب سے اونچی ڈگری ہوتی ہے جسے لاج کی ''تھرڈ ڈگری'' بھی کہا جاتا ہے۔

☆ بعض مسلم دانشور حضرات ''فری میسنری تنظیم'' کو دجال کا پیش خیمہ کہتے ہیں جس کا مقصد مسجد اقصیٰ کو ڈھا کر اس کی جگہ یہودیوں کا روایتی ''ہیکل اعظم'' تعمیر کرنا ہے۔

☆ فری میسنری مخالف عالمی مفکرین و مصنفین، امریکہ کے نائن الیون سانحے کا ذمے دار بھی اسی کو ٹھہراتے ہیں تا کہ صیہونی ارکان دنیا میں اپنا تشکیل کردہ نیا عالمی نظام قائم کر سکیں۔

☆ بعض گرجا گھر بھی فری میسنری تنظیم کو اس بنیاد پر مسترد کرتے ہیں کہ اسکا خدا عیسائیوں کا خدا نہیں ہے۔

امریکی ضخیم انسائی کلو پیڈیا کولیر اس ضمن میں مزید بیان دیتی ہے۔(۳۲)

''فری میسنری وہ تنظیم ہے،جس کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔لیکن حیران کن طور پر ان میں سے کوئی ایک بھی تعریف دلچسپی رکھنے والے افراد کو مطمئن نہیں کر سکی ہے۔اس کی ایک عمومی تعریف یہ بھی ہے کہ ایک تنظیم جو اخلاقی مقاصد کے نظام پر مبنی ہے اور جسے تمثالی زبان میں بیان کیا جاتا ہے،اور جس کی وضاحت مختلف علامات سے کی جاتی ہے۔۱۷۱۷ء میں لندن میں اس کا پہلا باقاعدہ لاج قائم کیا گیا جس کے بعد بہت ہی کم عرصے میں یہ نہ صرف پورے انگلستان میں بلکہ یکے بعد دیگرے دوسرے عیسائی ممالک میں بھی پھیل گیا۔انسائی کلو پیڈیا وضاحت کرتی ہے کہ امریکی آئین کا بانی بنجمین فرینکلن پینسلوانیا امریکا کا پہلا گرانڈ ماسٹر تھا اور تنظیم کا پہلا دستور بھی اسی نے مرتب کیا تھا جس کی سرپرستی اوّلین گرانڈ لاج نے ۱۷۲۳ میں کی تھی۔فری میسنری کا ایک اصول تمثالی زبان میں بادشاہ سلیمان علیہ السلام کے مسمار شدہ عظیم ہیکل کی تعمیر پر بھی ہے۔جس پر عقیدہ رکھے بغیر کسی بھی فرد کو ''میسن'' (ممبر) تسلیم نہیں کیا جاتا ہے(۳۳)۔واضح رہے کہ یہودی حضرت سلیمان کو نبی نہیں بلکہ ایک دانا بادشاہ کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔

''آج سے نصف عشرے قبل تک رومن کیتھولک چرچ اور دیگر کئی پاپاؤں نے ابتدائی اٹھارہویں صدی ہی سے اس تنظیم پر اپنی ناراضی کا اظہار کیا تھا۔تاہم بیسویں صدی کے وسط میں فری میسنری اور کیتھولک چرچ کے تعلقات میں بہتری پیدا ہونی شروع ہوگئی تھی۔امریکی فری میسن صدور میں جارج واشنگٹن،تھیوڈور روز ویلٹ،فرینکلن روز ویلٹ، ا،رٹرومین شامل ہیں۔

گزشتہ صفحات میں بیان کردہ میسن ممبر کے تین درجے (۱) تربیتی (۲) ساتھی اور (۳) ماسٹر، اصطلاحی زبان میں ''بلیو لاج'' کہلاتے ہیں۔

نائٹ ٹیمپلرز(KNIGHT TEMPLARS):

اگر فری میسنری کی تاریخ بیان کی جائے کی تو ناگزیر ہے کہ ٹیمپلرز کی تاریخ اور فری میسن سے اس کے تعلق کو بھی بیان کیا جائے۔ کیونکہ دونوں کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم کا سا ہے۔

Templars بظاہر ایک عیسائی تنظیم ہے جسے ۱۱۲۸ میں قائم کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ مسلمانوں کے خلاف برپا کی جانے والی عیسائی صلیبی جنگوں (Crusades) کے دوران ہی اس تنظیم کا نام سننے میں آیا تھا۔ اس دور میں یہ لوگ حضرت عیسیٰ کے پیروکاروں کی حیثیت سے سامنے آئے تھے۔ تیرھویں صدی (یعنی ۱۲۰۱ تا ۱۲۹۹) میں انگلینڈ، فرانس، اور دیگر یورپی ممالک میں ہر طرف ٹیمپلرز ہی ٹیمپلرز پھیلے ہوئے نظر آتے تھے، اوران کا سرکاری اثر رسوخ اتنا بڑھ گیا تھا کہ انگلستان کے ''میگنا کارٹا'' (اعلان حقوق آزادی) کے دستخط کنندگان میں بھی وہ شامل ہو گئے تھے۔ یہ میگنا کارٹا دراصل اس وقت کے انگریز جاگیرداروں نے اپنے دور کے انگلش بادشاہوں سے جون ۱۲۱۵ء میں منوایا تھا۔(۳۴)

ان کا اپنا ایک مخصوص لباس تھا۔ یعنی سفید رنگ کا لمبا چغہ جس پر سرخ رنگ کی صلیب کڑھی ہوتی تھی۔ تنظیم کے ارکان کو تقریبات اور رسومات کے ذریعے بتایا جاتا تھا کہ یروشلم کی حفاظت کے لیے عیسائیوں نے کس طرح اپنی جانیں قربان کی تھیں اور کس طرح مسلمان لشکریوں کو شکستوں سے دوچار کیا تھا(۳۵)۔ انہی ٹیمپلرز عیسائیوں میں سے بعض کو Knight Templar کا خطاب بھی دیا گیا تھا۔

'نائٹ ٹیمپلرز' میں شامل لفظ ''ٹیمپل'' ہی دراصل یہودیوں کے ٹیمپل (ہیکل) کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔ ۷۰ سالوں تک ہیکل کی پہاڑی ان ٹیمپلرس کا صدر دفتر بنی رہی تھی (۳۶)۔ انگلینڈ اور فرانس کے نوابوں نے اسے جس مقصد کے لئے قائم کیا تھا، وہ یہ تھا کہ یروشلم جانے والے عیسائی زائرین کے سفر کو محفوظ بنایا جائے کیونکہ اس دور میں یہ سفر سخت غیر محفوظ تھے اور لوٹ مار اور قتل وغارت گری کی وارداتیں عام تھیں۔ ان ٹیمپلرز نے اپنا صدر مقام بھی یروشلم ہی کو قرار دیا تھا۔ واضح رہے کہ یروشلم کے ہیکل کے باہر ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی ہوئی تھی۔ تنظیم جیسے جیسے آگے بڑھتی رہی بیشتر عیسائی امراء (Knights) بھی اس میں شریک ہوتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ پھر یہ عیسائی دنیا کی سب سے زیادہ دولت مند اور سب سے زیادہ مضبوط تنظیم بن گئی۔ اپنا ایک مقصد انہوں نے یہ بھی قرار دیا تھا کہ لاطینی ورومی دارالحکومت یروشلم کے دفاع کو وہ مضبوط سے مضبوط تر کریں گے۔ ترکی کے ہارون یحییٰ لکھتے ہیں کہ ''فرانسیسی اور انگریزی شاہی خاندان، ٹیمپلرز کی کثیر رقوم کے بوجھ تلے دبے ہوتے تھے اور اپنے کاروبار مملکت چلانے کے لئے ان سے رقوم ادھار لینے کے منتظر رہتے تھے۔ بادشاہوں کے اس طرز عمل نے ٹیمپلرز کو من مانی کرنے اور قومی پالیسیوں کو اپنے مقاصد میں ڈھالنے کی کھلی چھٹی عطا کر دی تھی (۳۷)۔ تنظیم میں بہرحال لبرل، آزاد خیال، اور پروٹیسٹنٹ عیسائیوں کی بھرمار تھی جبکہ کیتھولک عیسائیوں کے لئے اس میں کوئی بڑی دلچسپی نہیں تھی کیونکہ ان کے پوپس (Popes) نے اپنے

فرمانوں کے ذریعے ٹیمپلرز کو پہلے ہی رد کیا ہوا تھا۔

عیسائیت اور یہودیت میں اگرچہ سودی کاروبار کو منع کیا گیا ہے لیکن شریعت کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ ٹیمپلرز دل کھول کر سودی مالیات کا کاروبار کرتے تھے جس کے بعد جنگ وجدل ان کا بنیادی کردار نہ رہ سکا۔ بینکنگ نما کاروبار کے آغاز کا سہرا بھی دراصل انہی لوگوں کے سر جاتا ہے(۳۸)۔۱۱۸۷ء میں چونکہ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے یروشلم میں انہیں یکبارگی ایسی شکست دے دی تھی کہ پھر اس کے بعد وہ دوبارہ سر نہ اٹھا سکے تھے۔ اسی کے بعد سے انہوں نے اپنا صدر مقام Acre (فلسطین) میں منتقل کر لیا تھا۔لیکن بعد میں آپس کی خانہ جنگیوں کے باعث ۱۲۹۱ء میں جب یہ شہر بھی مسلمانوں نے اپنے قبضے میں لے لیا تو اپنا صدر مقام انہوں نے یونان میں منتقل کر لیا۔(۳۹)

حد سے زیادہ وسیع اختیارات اور بے پناہ مالی وسائل کے باعث ٹیمپلرز پر حد سے زیادہ خود اعتمادی سوار ہو گئی تھی، اور وہ سخت ترین رازداری، جو اس تنظیم کا اصل حصہ تھی، اس سے بھی ٹیمپلرز اب لاپروائی برتنے لگے تھے۔ اس لئے ۱۳۰۷ء میں فرانس کے بادشاہ فِلِپ اور پوپ کلیمینٹ پنجم نے اس تنظیم پر وار کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ یہ لوگ پورے یورپ کو صرف مذہبی طور پر ہی نہیں بلکہ سیاسی طور پر بھی بالکل تبدیل کر دینا چاہتے ہیں(۴۰)۔ پوپ کلیمینٹ نے واضح طور پر جان لیا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کے بجائے اب شیطانی رسوم کی پوجا کرتے ہیں حتیٰ کہ حضرت عیسیٰؑ کے لئے نازیبا الفاظ بھی استعمال کرنے پر اتر آئے ہیں۔ اپنی شیطانی رسومات میں وہ اس حد تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ صلیب پر تھوکنے، اپنے ارکان کے کولھوں کو چومنے، اور ہم جنس پرستی کرنے میں بھی ٹیمپلرز کوئی شرم وحیا محسوس نہیں کرتے(۴۱)۔ چنانچہ سرکاری طور پر اس تنظیم پر نہ صرف یہ کہ پابندی لگا دی گئی بلکہ ان کے ارکان کو آگ میں زندہ بھی جلایا جانے لگا۔ لیکن نائٹ ٹیمپلرز اس کے بعد بھی باز نہ آئے اور حکومت و پوپ کو خوف زدہ کرنے کے لئے انہوں نے دہشت گردانہ کارروائیاں شروع کر دیں۔ اس طرح کے لوگ جب تعذیبی عدالتوں (Inguisition Courts) مین بدترین سزاؤں سے گزرا کرتے تھے تو دہشت گردانہ کاروئیوں کا وہ خود اقرار کر لیتے تھے۔ ۱۳۱۴ء مین جب ان کے گرانڈ ماسٹر Jacques de Molay اور دیگر عہدیداران کو زندہ آگ میں جلا دیا گیا تب جا کر اس سیاہ تنظیم کا خاتمہ ہوا۔(۴۲)

لیکن اس کے بعد سے اب ان کے دوسرے اور موجودہ دور کا آغاز بھی ہوا۔ یعنی فری میسنری تنظیم کی تقویت۔ خود کو مزید عقوبتوں سے محفوظ رکھنے کی خاطر اب انہوں نے پہلے سے موجود فری میسنری تنظیم میں خود کو داخل کر لیا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے یہودی عہدیداروں کے ساتھ مل کر ان تمام عیسائی بادشاہوں کے خلاف درپردہ سازشوں کا سلسلہ شروع کر دیا جنہوں نے ان کے ارکان اور گرانڈ ماسٹر کو زندہ جلایا تھا۔ فرانس کا انقلاب بھی دراصل انہی فری میسنز یا ٹیلپرز کا لایا ہوا تھا جس کے بعد فرانسیسی بادشاہ لوئیس سولہ کو ایک عوامی چوک میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ موقعہ واردات پر ایک ٹیمپلپر خوشی سے چلا اٹھا کہ ’’گرانڈ ٹیمپلر، ہم نے تمہاری موت کا بدلہ لے لیا ہے‘‘۔(۴۳)

واضح رہے کہ مغربی سائنسدان سر فرانس بیکن بھی انگلینڈ کے ٹیمپلرز کا گرانڈ ماسٹر، قبالہ اور کالے جادو کے علوم کا ماہر تھا(۴۴)۔اسی طرح ملکہ وکٹوریہ کا بڑا بیٹا ایڈورڈ ہفتم بھی جو بعد میں وہاں کا بادشاہ بنا تھا، انگلش فری میسنری کا گرانڈ ماسٹر تھا۔(۴۵)

دنیا کو اپنا غلام بنانے اور ایک شترِ بے مہار معاشرہ قائم کرنے کی خاطر یہودیوں نے دنیا بھر میں جو مختلف جال پھیلائے ہیں، فری میسنری بھی دراصل انہی جالوں کا ایک بڑا حصہ ہے۔لیکن افسوس کہ سب کچھ سمجھنے اور جاننے کے باوجود دنیا صیہونیوں کے شکنجوں سے نکلنے کو تیار بھی نہیں ہے۔

مراجع وحواشی

(۱) احمد بشیر، فری میسنری، صفحہ ۹۸۔راولپنڈی۔اسلامک اسٹڈی فورم۔جنوری ۲۰۰۱ء

(۲) Farooqi, Misbahul Islam-Free Masonry-Page 18- Karachi..Cultural Studies Circle,.June 1968

(۳) یحیٰی، ہارون۔صلیبی جنگجو۔ترجمہ چوہدری، منظر غنی۔صفحہ ۱۱۳۔لاہور۔خزینۂ علم وادب۔۲۰۰۳ء

(۴) احمد بشیر۔ایضاً۔صفحہ ۵۹

(۵) سیڑھی کا ذکر تورات کتاب ''پیدائش'' میں بھی دیا ہوا ہے۔آیت ۱۲'۲۸۔''خواب (یعقوب) میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک سیڑھی زمین پر کھڑی ہے۔اس کا سرا آسمان تک پہنچا ہوا ہے۔اور فرشتے اس سے اترتے اور چڑھتے ہیں۔

(۶) Page 26- (Do) Farooqi

(۷) احمد بشیر۔ایضاً، صفحہ ۵۷

(۸) احمد بشیر۔ایضاً، صفحہ ۵۷

(۹) Page 30- (Do) Farooqi

(۱۰) احمد بشیر۔ایضاً، صفحہ ۳۱۹

(۱۱) احمد بشیر۔ایضاً، صفحہ ۲۷۸

(۱۲) (i) یحیٰی، ہارون۔ایضاً، صفحہ ۷۱۔۷۰، (ii) Thomson, Ahmad, Dajjal Who has No Clothes-Page 69-London, Taha Publishers. 1995-

(۱۳) Guy Carr, William, Pawns in the Game.Page 117..Print Line NA,

(۱۴) Guy Carr, William, do, Page 117.. do..

(۱۵) یحیٰی، ہارون۔ایضاً، صفحہ ۱۲۲

(۱۶) یحیٰی، ہارون۔ایضاً، صفحہ ۱۲۲

(۱۷) نگار، ڈاکٹر، سجاد ظہیر۔جدید ترکی۔صفحہ ۸۴، کراچی، قرطاس۔کراچی یونیورسٹی۔دسمبر ۲۰۰۱ء

(۱۸) یحیٰی، ہارون۔ایضاً، صفحہ ۶۳

(۱۹) (i) Encyclopadea, Colliers-Vol 10-Page 339,,McMillan Educational Company New York (ii) یحیٰی ہارون۔ایضاً۔صفحہ ۴۷

(۲۰) Thomson Ahmed..Page 46-49..

(۲۱) Thomson Ahmed.. Page 106..

(۲۲) Thomson Ahmed P.106..
(۲۳) Thomson Ahmed P.49..
(۲۴) Encyclopadea, Colliers ..Vol 10..P.337
(۲۵) یحییٰ، ہارون۔ایضاً،صفحہ۳۲۔(تصویر)
(۲۶) احمد بشیر۔ایضاً،صفحہ۱۲۷
(۲۷) احمد بشیر۔ایضاً،صفحہ۱۲۸
(۲۸) اقبال، ابوضیا۔محمد ندوی۔قاسم محمود، سید۔راسپوٹین۔لاہور، مکتبہ شاہکار۔جنوری ۱۹۷۸ء (خلاصہ)
(۲۹) (i) احمد بشیر، ایضاً۔صفحہ۵۸ Back Title Farooqi(ii)
(۳۰) Oxford pocket Dictionary.. Ed VII, 1996..Publisher NA
(۳۱) Website..wickipadea.org/wiki/freemasonary
(۳۲) Encyclopadia Colliers Vol 15.Page 503
(۳۳) Encyclopadia, Colliers. Vol 15..P 504
(۳۴) یحییٰ، ہارون۔ایضاً،صفحہ۲۳
(۳۵) یحییٰ، ہارون۔ایضاً،صفحہ۲۵۔۲۴
(۳۶) یحییٰ، ہارون۔ایضاً،صفحہ۱۵
(۳۷) یحییٰ، ہارون۔ایضاً،صفحہ۳۰
(۳۸) یحییٰ، ہارون۔ایضاً،صفحہ۲۹
(۳۹) Encyclopadia,Colliers.Vol 14 P.122..
(۴۰) Encyclopadia,Colliers..Vol 14.. P.122
(۴۱) یحییٰ، ہارون۔ایضاً،صفحہ۴۲
(۴۲) Encyclopadia Colliers. Vol 14..P.122
(۴۳) یحییٰ، ہارون۔ایضاً،صفحہ۴۹
(۴۴) یحییٰ، ہارون۔ایضاً،صفحہ۶۰
(۴۵) یحییٰ، ہارون۔ایضاً،صفحہ۷۳